السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فسادات کا سلسلہ انگریزوں کے زمانہ سے چلا آرہا ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہمارے یہاں محولہ استفتاء نہیں پہنچا ہے۔ کاش آپ نے اپنے رف کی نقل میرے یہاں بھیج دی ہوتی۔ یہ استفتاء عجیب وغریب ہے۔ فسادات کا سلسلہ انگریزوں کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ البتہ اب زیادہ ہوگیا ہے، لیکن اب تک یعنی: اب سے پہلے کسی کے بھی ذہن ودماغ میں اس قسم کا سوال ابھرا تھا۔ بہر حال استفتاء کا جواب مختصراً لکھا جاتا ہے۔ رسید سے مطلع کیجیے۔

مسلمان کہلانے والوں میں اکثر جگہ کچھ نام کے مسلمان اور غنڈے قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کو دین اور مذہب سے کوئی لگاؤ اور تعلق نہیں ہوتا۔ ان کا مقصد حیات محض سلب ونہب اور خواب وخورش اور افساد فی الارض (1) ہوتا ہے۔ بعض مقامات میں فساد کا شوشہ یا اس کی ابتداء کسی نہ کسی شکل میں انہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس طرح انتقاماً فساد اور قتل ونہب کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں فساد کی ابتداء کرنے والے نام کے مسلمان مارے جاتے ہیں۔ ان میں سے فساد کا شوشہ چھوڑنے والے نام کے مسلمان غنڈے جو قتل اور تحریق کی زد میں آجائیں وہ قطعاً اخروی شہید نہیں کہے جاسکتے۔ وہ اخروی شہادت کے مستحق نہیں ہیں اور ان کو شہادت کا اجر حاصل نہیں ہوگا۔ رہ گئے دوسرے واقعی مسلمان مرد اور عورتیں اوبچے جو دشمنوں کے ہاتھ مارے جلائے جائیں وہ یقینا بلاشبہ مظلوم اور شہید فی حکم الاخرة ہیں۔ اور جس فساد زدہ مقامات میں مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کی ابتداء کے بغیر، غیر مسلم فسادیوں کی ایک منظّم سازش اور منصوبہ کے تحت ایک شوشہ چھوڑ کر فساد شروع کردیا گیا اور مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا ہو، ایسے مقامات میں جو مسلمان بھی اپنی جان اور مال اور عزت وآبرو کا بچاؤ اور حفاظت کرنے کی حالت میں مارے جائے یا نہتھے ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کرنے کے باوجود۔ مارا جائے بالخصوص بوڑھے، بیمار، کمزور اوبچے ومستورات۔ یہ سب کے سب مارے جانے کی صورت میں اخروی اعتبار سے شہید کہے جائیں گے اور ان کو شہیداء کا اجر حاصل ہوگا۔ ارشاد ہے: ''من قتل دون دینه فهو شهید، ومن قتل دون ماله فهو شهید، ومن قتل دون دمه وعرضه ونفسه فهو شهید،، (بخاری مع الفتح کتاب المظالم باب من قتل دون ماله (2480) 1 108) (اوکما قال) اور اشاد ہے: ''الغرق شهید والحرق شهید،، الخ (مسلم کتاب الجنائز باب ماجاء فی الشهداء من هم؟ (1063) 3 377 وابوداؤد، کتاب الجنائز باب فی فصل مات فی الطاعون 482 3(3111)-

اِن مظلوم وشهداء فی حکم الاخرة کی مالی امداد اور ان کے ساتھ ہمدردی اور ان کی خدمت کرنا، یا ان کے معصوم بچوں کی تعلیم وتربیت وکفالت اور ان کی بیوہ عورتوں کی مدد کرنا، یقیناً از روئے شرع باعث اجر وثواب ہے۔ (2)

کچھ لوگ جو بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور صوم وصلوۃ کے پابند اور دوسرے ظاہری احکام شرعیہ سے آراستہ ہیں۔ ان لوگوں کا یہ کہنا کہ فسادات میں مارے جانے اور ہلاک ہونے یا لوٹے جانے والے مسلمانوں (3) پر اللہ عذاب نازل ہوا ہے، اور جس قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہو، اس کی خدمت کرنا اور اس کو کسی کی مدد دینا یا اس کے ساتھ ہمدردی کرنا، اللہ کے عذاب کو دعوت دینا اور اس کے غضب کو بھڑکانا ہے۔ لہذا ان سے کسی بھی قسم کی مدد دینا یا اس کے ساتھ ہمدردی کرنا یا کسی بھی طریقہ پر ان کی اعانت کرنا غلط ہے، ہمارے نزدیک ان متشرع لوگوں کا، علی الاطلاق یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔

عہد نبوت سے لے کر اب تک ہر زمانے میں کسی نہ کسی مقام مسلمانوں پر عمومی مصیبت اور بلیہ نازل ہوتی رہی ہے، اور وہ مختلف مصائب ومحن میں بمتلا ہوتے رہے ہیں۔ اسلامی حکومتوں میں مسلمان مجرموں کو سزا کے طور پر قید وبند میں رکھا جاتا اور رجم وقصاص اور قطع ید کی اور محاربین کو تصلیب وغیرہ کی سزائیں دی جاتیں۔ اگر یہ سب کچھ بطور عذاب الہی وغضب الہی خداوندی کے تھا اور ہے، تو پھر ان کے ساتھ کسی قسم کی بھی ہمدردی اور ان کے بچوں اور عورتوں کی کسی قسم کی اعانت، حتی کہ کسی وباء عام (طاعون، ہیضہ، یرقان، چیچک وغیرہ) میں مرنے والوں اور کسی مرحوم ومقتول فی القصاص کے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھنی چاہیے۔ اور نہ کسی مسلم یا غیر مسلم اسیر کو کھانا اور کپڑے دینا چائے۔ کیوں کہ یہ سب ان متشرعین کے بقول عذاب الہی کے شکار ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ یا ان کے بیوی بچوں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی کسی طرح کی خدمت کرنا اللہ کی غذاب کو دعوت دینا اور خداوندی کو بھڑکانا ہوگا۔

ان متشرّع لوگوں کی جانب سکونت میں بھی کچھ نالائق قسم کے مسلمانوں غیر مسلموں کے خلاف اگر کوئی شوشہ چھور دیں، اور اس کی وجہ سے انتقاما وہاں پر فساد پھیل جائے اور اس فساد عام کی زد میں بے قصور مسلمان بالخصوص متشرع کشتگان کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟۔ کیا یہ لوگ بھی معذب من عند اللہ اور غضب خداوندی کے مستحق اور مورد تھے؟ اس تیسرے سوال کا جواب بہت محتاج تفصیل ہے۔

میں اپنی حالت کی بنا پر مزید کچھ لکھوانے سے قاصر ہورہا ہوں۔ آپ کو بتا کید لکھا جاتا ہے کہ اپنے مستفتی کو میرے جواب کی نقل نہ بھیجیں، نہ میری طرف نسبت کے ساتھ، نہ بغیر نسبت کے۔ بلکہ آپ کی تحقیق میں جو کچھ صحیح معلوم ہوا ہی لکھیں اور بھجیں۔

املا کرانے والا اللہ کے در کا ایک بھکاری اور حقیر غلام

24ھ1400 12

(مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمد امین اثری) (ص: 140 141 142)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 32

محدث فتویٰ